© rasailojaraid.com

وسیلہ اوست گفتش حبیبم　　رسول مجتبیٰؐ آن بدر انور
قدم بنہادہ اندر ملک افلاج　　بنام احمد نبی خوانند ازداج
امام مقتدا و قبلہ گاہم　　ولی اللہ شاہ و دین پناہم
تنم را خاک راہِ ایں حرم کن　　سرم زیں خاکساری محترم کن
مرا مہجور مگسل از در او　　کہ تا چوں حلقہ باشم بر در او

ترجمہ: اے خدائے بے نیاز غم زدہ جان کی آہ، خون برساتی ہوئی آنکھ اور چاک سینہ کے ساتھ اس نام کو وسیلہ بناتے ہوئے عرض پرداز ہوں جس کی خاکِ راہ میری یہ جان حزیں ہے اور اس کے روئے انور کا عاشق میرا یہ قلب ہے، اس کو اپنا وسیلہ بناتے ہوئے ملتجی ہوں جو آسمانِ رہنمائی کا آفتاب اور تیری مخلوق میں تیری صناعی کا حیرت انگیز نمونہ ہے علم کا ایک بحرِ ناپیدا کنار، یگانہ آفاق و نادرِ روزگار اور اپنے زمانہ کا قطب ہے، بے نشان بحر معرفت کا غوطہ زن اور ملک حقیقت کا سیاح ہے، حاجت مندوں کا حاجت روا اور نقشبندیوں کی محفلِ قدس کا روشن چراغ ہے، اشیاء کی حقیقت و ماہیت پر رکھنے والا اور تعلیم اسرار کی حکمت کا اصل مقصد ہے، اپنی زندگی کی جانِ جہان کو وسیلہ بناتے ہوئے تیری بارگاہ میں سرنیاز خم کرتا ہوں جو مسرت و شادمانی کی روح و جان، وحدت کی کان کا بیش قیمت گوہر آبدار، جانِ کثرت کا نور مبین، فضل و ارشاد کے برج کا آفتاب، ارشاد کا قطب، اور ہدایت کا ستارہ، نورِ ہستی کا عین ظہور، وجہِ حق پرستی کا آئینہ، حجاباتِ غیب کے رموز کا دانا، ذاتِ لاریب کے حسن کو بے نقاب کرنے والا، ذات مطلق کے جمال کا عکس اور عکس بھی کیسا جو اس کی ذات میں ملحق ہو چکا ہے اس کا نام پاک ابوالفیاض ہے اور میں اس کی اس عظیم الشانی بہ نازاں ہوں وہ جس کو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے کہ میری امت کا

ف فیوض الحرمین میں اس کی بابت آپ کا مشاہدہ درج ہے۔ ۱۲ منہ۔

© rasailojaraid.com

[illegible]

سب سے ذکی شخص ہے۔ اس نے ملک افغانستان [illegible] کی اصلاح [illegible]
عمل کی۔ میرا نام مستقل میرا قبلہ گاہ اور میرا ملجا و ماویٰ ہے۔ اس کا [illegible]
پھر آخر میں شدت جذبات میں کہتے ہیں کہ اے اللہ میرے اس جسم خاکی کی [illegible]
کا پیوند کر دے۔ میرے سر نیاز کو اس خاکساری کی بدولت سرفرازی عطا فرما اور [illegible]
غلام کو اس کے در دولت سے جدا نہ فرما۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تبصرے

زمخشری کی تفسیر الکشاف ایک تحلیلی جائزہ از پروفیسر فضل الرحمٰن سابق صدر شعبہ سنی دینیات، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ضخامت ۵۱۵ صفحات، کتابت وطباعت بہتر، قیمت ۵۵/- روپے، شائع کردہ دینیات فیکلٹی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔

علامہ جار اللہ زمخشری کی تفسیر الکشاف نہایت مقبول ومروج تفسیر ہے، اس کی بلند پائیگی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس کا مصنف معتزلی ہے اور اس لئے اس نے یہ تفسیر مذہب اعتزال کے نقطۂ نظر سے دیکھا ہے لیکن اس کے باوجود اہل سنت والجماعت میں بھی اس کا درس دیا جاتا ہے، اس مقبولیت کی وجہ سے اس تفسیر پر لوگوں نے بہت کچھ لکھا ہے۔ اس کے باوجود ضرورت تھی کہ اس کتاب کا تجزیاتی اور تحلیلی مطالعہ کرکے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے کہ یہ کتاب تفسیر کے نوع در نوع تقاضوں کو کس حد تک پورا کرتی ہے اور نیز یہ کہ اس کی علمی اور ادبی خصوصیات وہ کیا ہیں جن کے باعث تفاسیر کے ذخیرہ میں اسے امتیاز خاص حاصل ہے، خوشی کی بات ہے کہ لائق مصنف نے شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کے ماتحت جب یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے تحقیقی مقالہ کے لئے اسی کو موضوع بنایا اور ... سال کی محنت وکاوش کے بعد زیر تبصرہ مقالہ لکھ کر ڈگری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حاصل کی، حقیقت یہ ہے کہ اس مقالہ کو وجوہ ان اعلیٰ اور بلند پایہ مقالات میں بے تکلف شمار کیا جا سکتا ہے جو اب تک کسی بھی ملکی یا غیر ملکی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کی غرض سے لکھے گئے ہیں،

یہ کتاب ایک مقدمہ اور چار ابواب پر مشتمل ہے، اختتامیہ فہرست مضامین اور فہرست ماخذ مراجع ان کے علاوہ ہے، مقدمہ میں جو چھیانوے (۹۶) صفحات پر پھیلا ہوا ہے پہلے اس پر بحث کی گئی ہے کہ تفسیر، تاویل اور معنی ان تینوں میں مفہوم کے اعتبار سے کیا فرق ہے، پھر عہد نبوت سے لیکر تفسیر کے ایک مستقل فن بننے تک تفسیر کا ایک مختصر جائزہ لیا گیا ہے اس کے بعد ان تفسیری رجحانات پر گفتگو ہے جو شروع سے زمخشری کے زمانہ تک برسر کار رہے ہیں، باب اول میں تحریک اعتزال کا نشو نما، اس کا عروج و زوال اور چوتھی صدی ہجری میں تشیعیت سے اس کی مصالحت اور مملکت اسلامیہ کے مشرقی علاقوں میں اس کی اشاعت پر اور سیر حاصل کی گئی ہے اور اس کے بعد زمخشری کے خاندانی اور ذاتی حالات و سوانح اور اس کے علمی اور ادبی کارناموں کا تذکرہ اور زمخشری کی ایک ایک مطبوعہ ہو یا مخطوطہ کا تعارف کرایا گیا ہے۔

دوسرے باب کا عنوان ہے "کشاف اور اعتزال" اس باب میں فاضل مصنف نے زمخشری کے ان تفسیری بیانات و تشریحات کا جائزہ لیا ہے جو انھوں نے معتزلہ کے اصول خمسہ یعنی توحید، عدل، الوعد والوعید، المنزلۃ بین المنزلتین اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے پیش نظر آیات متعلقہ کے بارے میں تحریر کئے ہیں۔ یہ بحث نہایت مفصل اور بصیرت افروز ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ جو آیات اپنے مفہوم اور معنی کے اعتبار سے معتزلی مسلک

© rasailojaraid.com